تکنیکل ٹکسٹائل: اختراع اور پائداری کے ساتھ بھارت کے مستقبل کی تشکیل

گری راج سنگھ

''پریورتن ہی سنسار کا نمط ہے''

-تبدیلیا کائنات کا قانون ہے۔ اس طاقتور پیغام کے ساتھ، ہندوستان کا ٹکسٹائل ورثہ بدلتی ہوئی دنیا کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ک تبدیل ہو رہا ہے۔ تکنیکس ٹکسٹائل مں ہمارا سفر صرف فیبرک کے بارے مں ک نہںں م ہے -یہ 1.4 بلنک ہندوستانواں کے لے و خوابوں کو بُننے، مستقبل کو محفوظ بنانے اور ایک پائدارارکل کی تازری کے بارے مں ہے۔ آج، مں فخر کے ساتھ اشتراک کر رہا ہوں کہ کس طرح ہندوستان کا تکنی۔ ٹکسٹائل شعبہ ہمارے ملک بھر مں ی زندگو.ں مں انقلاب برپا کر رہا ہے۔ پیکٹیک، انڈوٹلک، موبیلٹیک، کلاتھٹیک، ہومٹیک، مڈیکار، ایگروٹک،، بلڈٹک،، پروٹگر، جو ٹکس، اسپورٹلک، اور اوکوٹکو جسے ٹ 12 مخصوص اقسام کے ساتھ، ہر ایک بہترین مواقع پلنگ کر رہا ہے۔

دناہ کی پانچویں سب سے بڑی تکنیکیے ٹکسٹائل مارکٹ کے طور پر، جس کی مالت 25 بلنٹ ڈالر ہے اور جس کے 2030 تک 40 بلنھ ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان ہے، ہندوستان نے قابل ذکر برآمدات کی نمو دیتھی ہے، جو 2014 مں ر تقریباً صفر سے بڑھ کر مالی سال 2023-24 مں 3 بلن ڈالر ہو گئی، جس کا ہدف 2030 تک 10 بلن ڈالر ہے۔ پیکٹیک، انڈوٹکا، اور موبیلٹیک برآمدات کے 70 فیصد حصہ کی کہانی بیان کرتے ہیں اور ہندوستان کی منوفیکچرنگ طاقت کو نمایاں کرتے ہں ن، جب کہ بلڈٹیک سکٹر مں 229 فیصد نمو خصوصی شعبوں مں چ مہارت کو ظاہر کرتی ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے، ہندوستان نے آر اینڈ ڈی، انٹرپریوکرشپ، اور پائدیار طریقوں کے ذریعے گھریلو طلب کو متحرک کرتے ہوئے، تعمراتی ٹکسٹائل کے دیگر حصوں بشمول بلڈ ٹیک، میڈیٹیک، ایگروٹیک، اور دیگر ابھرتے ہوئے شعبوں مں ی برآمدات کو بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ وافر انسانی وسائل اور بڑھتے ہوئے خام مال کی فراہمی کے ساتھ، تکنیدا ٹکسٹائل ہندوستان کے مستقبل کے لے ٹ ایک پائدار اور قابل عمل متبادل بننے کے لے س تار ہں ا۔

اپنے ملک کے خود انحصاری کے ہدف کی حمایت کرنے کے لے، ہم نائلان، کاربن فائبر، بائی اپیشلٹی فائبرز، اور انتہائی اعلی مالیکیولر ویٹ پولیتھیلین (یو ایچ ایم ڈبلیو پی ای) (جسے اہم خام مال پر درآمدی انحصار کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کر رہے ہں۔ جس طرح ہندوستان اپنے دفاع اور ایرو اسپیس کے شعبوں کو فروغ دینے کے لے پ سپای کنڈکٹرز مں ک خود کفلی بننے کے لے کام کر رہا ہے، ہم تکنیکا ٹکسٹائل کے شعبے مں بھی ایسا ہی کرنے کی امنگ رکھتے ہں ٹ۔ اس کو حاصل کرنے کے لے، مودی حکومت نے 1480 کروڑ روپے کے تعاون کے ساتھ نشنل ٹکنیکیٔ ٹکسٹائل مشن (این ٹی ٹی ایم) کا آغاز کاد۔ اس پہل نے پہلے ہی 509 کروڑ روپے کے 168 پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے اور 5.79 کروڑ روپے کے ساتھ 12 اسٹارٹ اپس کو فنڈ فراہم کیا ہے۔ ہم صرف عالمی ترقی مں واپنا تعاون نہں پیش کر رہے ہں و۔ ہم اسے تشکلت دے رہے ہں ٹ۔ ہمارا وژن تعداد کے ماوراء ہے، جس کا مقصد ایک خود کفیل ہندوستان کی تعمرا کرنا ہے جو اپنے ثقافتی ورثے کا احترام کرتے ہوئے اختراعات کے ذریعے قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔

2.5 سال کے اندر اندر ٹی 100 کاربن فائبر کی گھریلو پیداوار کے ساتھ ایک اہم سنگ مل۔ ہمارا منتظر ہے، جو اہم دفاعی اور ایرو اسپیس اطلاقات مں ر ہماری درآمدی انحصار کو کافی حد تک کم کر دے گا۔ ہم درآمد شدہ غرت بنے ہوئے مواد، کاربن فائبر، ہائی اپیشلٹی فائبر، نائلان اور یو ایچ ایم ڈبلیو پی ای پر اپنا انحصار کم کرنے کے لے غ کام کر رہے ہں۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان مالی سال 2025-26 تک گھریلو کاربن فائبر کی پیداوار شروع کر دے گا، جو خود انحصاری کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

ہمارا زرعی شعبہ تکنیدم ٹکسٹائل کی انقلابی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اختراعی زرعی ٹکسٹائل گزشتہ چھ سالوں مں ے 5 فصدر کی مضبوط سالانہ نمو کے ساتھ برآمدات مں ا 567 ملن ڈالر سے زیادہ کا اضافہ کر رہے ہں ح۔ دیکں ہندوستان مں د ایک کسان کی جدید سایہ دار جالوں اور گھاس پھوس کی چٹائوں کا استعمال کرتے ہوئے تصویر بنائں ف، جو کہ 40 فیصد کم پانی استعمال کرتے ہوئے فصل کی پیداوار مں ل 40-30 فیصد اضافہ دیکھ رہا ہے۔ این ٹی ٹی ایم کے تحت کادرہ اہم منصوبوں کے ذریعے، بشمول ناردرن انڈیا ٹکسٹائل ریسرچ ایسوی ایشن (این آئی ٹی آر اے) (کی طرف سے سن ہمپر کراپ کور اور ساؤتھ انڈیا ٹکسٹائل ریسرچ ایسوی ایشن (ایس آئی ٹی آر اے) (کے ہربل کوٹیڈ بچانے کے تھلےن، ہم کسانوں کی آمدنی مں ربے مثال 75-67 فیصد کا اضافہ دیکھ رہے ہں س۔ یہ اپنی حققیب شکل مں پائدار ترقی ہے۔

ہمارے تکنی مپ ٹکسٹائل کے سفر مں اقومی سلامتی سب سے اہم ہے۔ ہمارے سکورٹی ابکار اب ہمت کی ایک دیسی ڈھال سے فائدہ اٹھا رہے ہں ی - این آئی ٹی آر اے کی تحقق کے ذریعے تاہر کردہ جدید حفاظتی فیبرک جو 449 ڈگری تک درجہ حرارت کو برداشت کرتا ہے۔ یہ صرف تکنیر ترقی کے بارے مں وہںں ہے؛ یہ ان لوگوں کی حفاظت کے بارے مں ج ہے جو ہماری حفاظت کرتے ہں ک۔

ہندوستان کا آٹو موٹے سکٹر ترقی کر رہا ہے، مالی سال 2023-24 مں د گاڑیوں کی فروخت 40 لاکھ یونٹس سے تجاوز کر گئی ہے، جس سے ایئربگ کی مانگ بڑھ رہی ہے اور عالمی رہنماؤں جسے آٹولیو، زیڈ ایف، اور جوئے سن کو مقامی طور پر کام کو بڑھانے کے لے آمادہ کا جا رہا ہے۔ آٹوکوپ اور ماروتی سوزوکی کے تعاون سے 9.2 فیصد شرح نمو کے ساتھ سٹم بلٹ ویبنگ کے لے اب سے تزی سے ترقی کرنے والی مارکٹی کے طور پر، ہندوستان حفاظت اور اختراع مں خ آگے بڑھ رہا ہے۔ ہیجنگ مں گ، لچکدار انٹرمذیبٹ بلک کنٹنرز (ایف آئی بی سی) (روایتی مواد جسے ب شیشے گ، دھات اور گتے کے کنٹنرز کی جگہ لے رہے ہں ر، جو پائدواری، ہمہ گیری اور دوبارہ استعمال کے قابل ہیں ر۔ ہلکے اور زیادہ ماحول دوست ایف آئی بی سی بگین نقل و حمل کے کم اخراجات فراہم کرتے ہیں اور پائدار طریقوں کی حمایت کرتے رہے گے۔

مزید برآں، مصنوعی ذہانت اور بلاک چین ٹکسٹائل کی پیداوار کو بہتر اور شفاف بنانے کے لے ضروری ہں و۔ اے آئی (مصنوعی ذہانت (عمل کو خودکار بنا کر، غلطوںا کو کم کر کے، اور ریئل ٹائم مانٹرنگ کو فعال کر کے کارکردگی کو بہتر بناتی ہے، جس سے پروڈکٹ کے معار مں اضافہ ہوتا ہے۔ بلاک چینے سپلائی چنز مں اہر ایک قدم کو محفوظ طریقے سے ریکارڈ کر کے جوابدی مں ب اضافہ کرتا ہے، جس سے صارفن اور منوفیکچرزز کو مواد کی اصلتر، مستند ہونے اور مواد کے معار کی تصدیق کرنے، صنعت مں ص اعتماد اور شفافتن پدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔

امریکہ، جاپان، برطانیہ، جرمنی اور اسرائل جسے عالمی رہنماؤں سے متاثر ہو کر، ہم جدید آر اینڈ ڈی اور ہائی ٹکنولوشنز کے ذریعے تکنیکیع ٹکسٹائل کو آگے بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہے ہں ک۔ پروٹکم سکٹر مں اسرائل کی اختراعات، جساوہ کہ کموافلاج کے لے س کٹ 300، اور ایگروٹلک مں ک اٹلی کی قادت، جس مں ق پائدار ارحل جسے جدید ٹٹ اور تھرمو ریفلیکٹیو اسکرین را، کلدری ماڈل کے طور پر کام کرتی ہں ر۔ ایک قومی علمی مرکز قائم کرکے اور مقامی سپلائی چنز کو مضبوط بنا کر، ہم بہترین طریقوں کو اپنا رہے ہں ر۔ عالمی ٹکلک ٹکسٹائل مارکٹ کے 2030 تک 250 بلنا ڈالر سے 300 بلنر ڈالر تک بڑھنے کی تیاری کے ساتھ، ہم اس ترقی سے بھلتے ہوئے شعبے مں س اختراع اور ترقی کو آگے بڑھانے کے اپنے عزم کو واضح کرتے ہوئے، 15 فیصد مارکٹ شئر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جسا آ کہ ہم وژن 2047 کی طرف بڑھ رہے ہں و، تکنیکیا ٹکسٹائل ہندوستان کے بھرپور ٹکسٹائل ورثے اور اس کے تکنیکیے مستقبل کے درمان کڑی کے طور پر ابھر رہے ہں ی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت کے تحت، ہم صرف تبدیک کے لے موافقت نہں ص کر رہے ہں بلکہ اسے آگے بڑھا رہے ہں — اختراعی فائبر اور پائدار حل تار کر رہے ہں اجو بھارت کے تکنیکیے ی ٹکسٹائل کو معار، اختراع اور پائدار ی کی عالمی علامت بنادیں گے۔

ٹکسٹائل کا شعبہ 350 بلنے ڈالر کی مارکٹ کے حجم تک پہنچنے کے لے رتار ہے، جس مں ن برآمدات 2030 تک 100 بلنر ڈالر کا تعاون پیش کریں گی۔ اس اہم موڑ پر، مجھے یقن ہے کہ ہندوستان کا تکنیکیے ٹکسٹائل سکٹر نہ صرف عالمی معامرات پر پورا اترے گا بلکہ نئے معارات قائم کرے گا، جس سے روزگار، کاروبار، اور اقتصادی ترقی کے وسعت مواقع پدا ہوں گے، اور کل کے لے ایک مضبوط، زیادہ لچکدار بھارت کی تشکل ہوگی۔

تکبر ایک بڑا گناہ

اللہ نواز خان

تکبر بہت بڑا گناہ ہے۔ تکبر کو ہر معاشرے میں برا فعل تصور کیا جاتا ہے۔ متکبر شخص اپنے تکبر کو برقرار رکھنے کے لیے دوسروں پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ تکبر کرنے والا سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں سے اعلی و ارفع ہے۔ متکبر شخص کی باتوں، چال ڈھال اور اعمال سے تکبر کا اظہار ہوتا ہے۔ اللہ تعالی تکبر کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد باری تعالی ہے" لوگوں کے لیے اپنا رخسار نہ پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک اللہ کسی اکڑنے والے فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا" (سورۃ لقمان) جو فرد اس لیے اکڑ کر چلتا ہے کہ دوسروں پر دھاک بیٹھے تو ایسا کرنا اللہ تعالی کی نفرت کا سبب بنتا ہے اور اللہ کی محبت سے محروم رہتا ہے۔ تصور کیا جائے اللہ کی نفرت انسان کو کتنا خسارہ دے گی؟ تکبر ایک ایسا نشہ ہے جو حق بات کو قبول کرنے سے روکتا ہے۔ تکبر کرنے والا فرد یہ سمجھتا ہے کہ اس کی چال ڈھال اور سینہ پھلا کر چلنا اس کو نمایاں حیثیت دے دیتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالی ہے" اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین چیر نہ دے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا" (بنی اسرائیل۔ 37) بعض افراد غرور میں آ کر عجیب و غریب قسم کے دعوے بھی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان تکبر کرنے والوں کے لیے قرآن کی دوسری آیت ہے" بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا" (سورۃ النحل۔ 23) تکبر نے شیطان کو ذلیل و خوار کرایا ہے۔ اللہ تعالی نے جب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو شیطان نے انکار کر دیا۔ انکار کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ" میں اس سے بہتر ہوں" یہ تکبر شیطان کو لے ڈوبا۔ شیطان نے سمجھا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو میں کیوں سجدہ کروں۔ حالانکہ اللہ کے حکم کی پیروی کرنا لازم تھا مگر شیطان نے غرور و تکبر میں آ کر نافرمانی کی اور بدلے میں راندہ درگاہ ٹھہرا۔ شیطان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بہت ہی عابد تھا مگر تکبر کا شکار ہو کر اللہ کا قرب اور انعامات کو کھو بیٹھا۔ تکبر کو ایک ایسی برائی سمجھا جائے، جو انسان کو دین و دنیا میں برباد کرتی ہے۔ تکبر کا شکار ہو کر فرعون بھی دنیا میں بھی عذاب کا شکار ہوا اور آخرت بھی برباد کر بیٹھا۔ اللہ تعالی نے اس کو بے شمار انعامات سے نوازا تھا سب سے بڑی قوت اس کو حکومت عطا کی گئی تھی۔ وہ حکومت اور طاقت کے نشے میں تکبر و غرور کا شکار ہو گیا۔ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرعون اور اس کی قوم کو سمجھانے کے لیے بھیجا لیکن تکبر کی وجہ سے فرعون اور اس کی قوم نے اللہ کا پیغام نظر انداز کر دیا۔ اس نے طاقت کے نشے کا شکار ہو کر رب ہونے کا دعوی کر دیا۔ قرآن میں فرعون کے بہت بڑے دعوے کے بارے میں موجود ہے" میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا" (النزعات۔ 25-24) دنیا میں بھی اللہ تعالی نے اس کو عذاب کا مزہ چکھایا یعنی دریا میں غرق کر دیا اور آخرت میں بھی اس کے لیے عذاب تیار ہے۔ فرعون اگر تکبر نہ کرتا اور اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا اور موسی علیہ السلام کی سچی باتوں پر ایمان لاتا تو کبھی دنیا اور آخرت میں عذاب کا شکار نہ ہوتا بلکہ کامیاب ٹھہرتا۔ تکبر کرنے والا اس دنیا میں بھی رسوا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی رسوا ہوگا۔ اگر کسی کے دل میں ذرا بھر بھی تکبر ہوگا تو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے" وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے عمدہ ہوں تو کیا یہ بھی تکبر کے زمرے میں آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، تکبر کا مطلب ہے حق کو ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہ ماننا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا" (جامع ترمذی) بہت سے مشرکین مکہ نے تکبر کی وجہ سے اسلام قبول نہ کیا۔ تکبر کرنے والا جہاں اللہ تعالی کی نفرت کا شکار ہوتا ہے، وہاں معاشرے میں بھی عزت نہیں پاتا۔ متکبر شخص کو ہر وقت اس بات کی فکر ہوتی ہے کہ اس کا غرور وتکبر عوام میں ختم نہ ہو جائے۔ اس کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ یہ دنیا فانی ہے اور اس کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو پھر غرور کس بات کا؟ تکبر کئی طرح کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات متکبر شخص سمجھتا ہے کہ وہ زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کے اعمال دوسروں سے اچھے ہیں۔ کبھی اس بات پر تکبر کرتا ہے کہ اس کا علم دوسروں سے زیادہ ہے۔ مال و دولت کی وجہ سے بھی تکبر کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات حسب و نسب اور عہدہ و منصب بھی انسان کو تکبر کا شکار کر دیتے ہیں۔ کامیابی و کامرانی، حسن و جمال اور طاقت و قوت بھی بعض اوقات ایک انسان کو متکبر کر دیتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالی نے انسان پر واضح کر دیا ہے کہ ہر چیز نے فنا ہونا ہے۔ فانی چیزوں پر تکبر کرنا نادانی اور بے وقوفی ہے۔ دولت، حسن و جمال، کامیابی، عبادت، زیادہ علم، حسب ونسب اور عہدہ و منصب کو اللہ تعالی کا انعام سمجھا جائے۔ تکبر جیسی برائی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالی سے مغفرت طلب کی جائے۔ تکبر انسان کو دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ متکبر شخص سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں سے نمایاں ہے۔ جو مقام و مرتبہ یا نعمتیں اس کو ملی ہوئی ہیں ان کا وہ مستحق ہے۔ تکبر جس نے بھی کیا اس کو ذلت لازمی ملی۔ یہ سمجھنا ہوگا کہ فانی چیزوں پر تکبر نہیں کرنا چاہیے۔ کسی فرد کو اگر ایک یا زیادہ نعمتیں دوسری کی نسبت زیادہ اللہ تعالی کی طرف ملی ہوئی ہیں تو ان پر شکر کرنا چاہیے، بجائے اس کے کہ تکبر کیا جائے۔ شیطان، فرعون اور اس جیسے کئی سرکش متکبر گزرے ہیں، جن کو ہم سے کئی گنا زیادہ نعمتیں عطا ہوئی تھیں لیکن وہ تکبر کر بیٹھے اور نتیجے میں عبرت ناک سزاؤں کا شکار ہوئے۔ تکبر انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے تکبر اور غرور کو برقرار رکھنے کے لیے زمین میں فتنہ و فساد پھیلائے۔ ضروری ہے کہ تکبر جیسے عظیم گناہ سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ دل میں عاجزی کا احساس تکبر سے بچاتا ہے۔

ایک شاندار عہد کی تکمیل

فیاض احمد فیاض

اللہ کے فضل و کرم سے دور افتادہ علاقہ مہومنگت تحصیل کھڑی ضلع رام بن کی ایک معروف شخصیت ارشاد علی ارشاد محکمہ تعلیم میں چھتیس سالہ قابل رشک خدمات سرانجام دینے کے بعد تیس نومبر بیس سو چوبیس کو بحیثیت لیکچرار عربک اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ اس موقعہ پر آپ کے اعزاز میں تحصیل بھر میں رنگا رنگ تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ ہائر سیکنڈری سکول کھڑی میں پُر وقار الوداعی تقریب کے بعد وادی مہو میں بھی مہمانوں کا شاندار استقبال کیا گیا۔

گورمنٹ ہائر سکنڈری سکول مہو کے علاوہ PAY CENTER اور RET FOURM, MAHOO ZONE KHARI نے بھی آپ کے حق میں اپنے اپنے طور یادگار تقریبات کا اہتمام کیا۔ جبکہ سب سے بڑی تقریب گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کھڑی میں منعقد کی گئی جہاں سے موصوف اپنی طول سروس کے آخری دو سال گزار کر ملازمت سے بحیثیت لیکچرار سبکدوش ہوئے۔ اس سلسلے میں آپ کی حیات اور خدمات کا ایک مختصر سا خاکہ قارئین کی نظر کرنا مطلوب ہے۔

آپ کا اصلی نام ارشاد علی نایک، جبکہ ارشاد تخلص ہے۔ آپ وادی مہو کے ایک معروف علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ایک قابل رشک اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ پیشہ کے اعتبار سے ایک استاد، سخن شناسی کے اعتبار سے ایک روشن خیال دانشور، شاعر اور ادیب، سماجی اعتبار سے ایک پرخلوص مصلح قوم اور ذاتی اعتبار سے ایک پر وجاہت اور پُرکشش پیکر حسن و جمال ہیں۔ آپ کا طرز تکلم شیرین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی اثر انگیز اور سحر طراز ہے۔ آپکا پورا وجود اس جھومتے ہوئے گلستان کی مانند ہے جس کے پھولوں میں مہک، کلیوں میں چمک اور کونپل میں دلربا ادا ہے، جو افسردہ دلوں کی افسردگی کو زائل اور طالب حسن و جمال کو مائل کرتا ہے۔ آپ کی رنگین مزاجی میں حسن کردار، آیئڈیل ازم، رومانس اور رواداری ہے۔

آپ 11 نومبر 1964ء کو اپنے آبائی گاؤں مہو میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی مڈل سکول میں حاصل کی جس دوران آپ کو شفقت پدری نیز برادر اکبر مرحوم مولوی محمد شعبان صاحب کی تربیت سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملا۔ 1979ء میں آپکا داخلہ ہائر سکنڈری سکول بانہال میں کرایا گیا جہاں سے آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے گیارھویں اور بارھویں جماعت کے امتحانات ہائر سکنڈری سکول اسلام آباد سے پاس کئے جبکہ 1986ء میں آپ نے ڈگری کالج اسلام آباد سے B.A کی ڈگری حاصل کی اور یوں آپ نے علاقہ کے پہلے گریجویٹ ہونے کا اعزاز پایا۔ آپ نے 1987ء میں کشمیر یونیورسٹی سے M.A Arabic کا کورس شروع کیا کہ اسی دوران 1988ء میں آپکی Selection اور تعیناتی بطور ٹیچر ہائی سکول مہو میں ہوئی اور یوں، جس سکول سے آپ نے اپنے تعلیمی کیریئر کا آغاز کیا تھا اسی سکول میں آپ بطور استاد تعینات ہوئے۔ آپ نے تب سے لیکر اب تک پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور اپنی بھرپور تدریسی صلاحیتوں اور اختراعی عمل سے تعلیم و تعلم کے شعبہ میں ناقابل فراموش کارنامے انجام دئے۔ آپ نے ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ ایک نئی صبح کا آغاز کیا اور ایک دیانت دار اور امانت دار باغبان کی حیثیت سے گلستان چمن کو اپنے خون جگر سے سیراب کرتے رہے۔ آپ کی ان ہی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے لڑکے P
M....Msc....MA...hd
B....B sc....B A...Tech
B ...Tech
SET..&..NET....JRF....ed جیسے قومی سطح کے امتحانات Quqlify کرنے کے اہل ہو چکے ہیں۔

بحیثیت ایک مدرس آپ نے 2003ء میں گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن جموں سے B.Ed کی ڈگری حاصل کی اور یوں علاقہ کا پہلا بی ایڈ ہونے کا اعزاز پایا۔ سال 2005ء میں آپ بطور ماسٹر پروموٹ ہوئے اور یوں آپ علاقہ کے پہلے ماسٹر بن گئے۔ سال 2013ء میں آپکی بطور لیکچرار پروموشن ہوئی اور یوں آپ علاقہ کے پہلے گزیٹیڈ آفیسر بن گئے۔

آپ نامساعد حالات کے باوجود پوری Dedication، لگن اور اپنی بھرپور تدریسی صلاحیتوں کے ساتھ علاقہ کے نونہالوں کو تعلیمی اور اخلاقی زیور سے آراستہ کرتے رہے، جسکا اعتراف نہ صرف آپ کے شاگردوں کو بلکہ ہر کسی خورد و کلاں اور پیر و جوان کو ہے، جب کہ محکمہ تعلیم نے بھی آپکی محنتوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو وقتاً" فوقتاً" مختلف اعزازات سے نوازا ہے۔

چنانچہ سال 1998ء میں ڈی ای او ڈوڈہ اور سال 2007ء میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن رامبن، اور سال 2011ء میں سی ای او صاحب رامبن نے آپکو توصیفی اسناد سے نوازا ہے جبکہ سال 2011ء میں سرکار نے آپ کو ریاستی سطح کے اعزاز یعنی BEST TEACHER AWARD سے نوازا اور اس طرح سے آپ یہ بڑا سرکاری اعزاز حاصل کرنے والے تحصیل کھڑی کے پہلے استاد بننے کی تاریخ بھی رقم کر گئے۔

محکمہ تعلیم میں آپ کی تدریسی خدمات کا دورانیہ کم و بیش چھتیس سال رہا، جس میں آپ نے ڈیڑھ سال ڈائیٹ ڈوڈہ اور قریب پونے دو سال ہائر سکنڈری سکول کھڑی میں گزارے جبکہ آپ نے اپنی سروس کا بتیس سالہ طویل دورانیہ مقامی ہائر سیکنڈری سکول میں ہی گزارا۔

آپ نے اپنے سروس کیریئر کے دوران اپنے تجربات کی بنا پر Community involvement کو یقینی بنا کر اپنی مدد آپ کے جذبہ کے تحت، مقامی اساتذہ کے اشتراک سے سکول کے لئے بلا شرئی بنیاد پر عمارت اور ڈیسک تعمیر کرائے اور سٹاف کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے مقامی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو معقول معاوضہ کے عوض سکول میں تدریسی عمل پر معمور کیا جسکی محکمہ نے کافی سراہنا کی۔ آپ نے علاقہ کے ذمہ داران سے مشاورت کر کے دسویں اور بارھویں جماعت کے امتحانی سنٹر منظور کرائے جبکہ یہاں کے بچوں کو امتحانات میں شرکت کے لئے چالیس کلومیٹر کا پیدل سفر طے کرنا پڑتا تھا۔

آپ کا درس و تدریس کے علاوہ سماجی کاموں میں بھی کافی Contributions رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سال 1986ء میں سماج سدھار فورم مہو کا قیام آپکی کاوشوں کا کھلا ثبوت ہے۔ موجودہ فلاحی تنظیم سلام فاؤنڈیشن مہو اور ادبی تنظیم بومبرن باغ کا شر بزم ادب مہو کا قیام بھی آپ ہی کی ترغیب و توجہات کا ثمرہ ہے۔ آپ عظم راسخ اور سعیٔ پیہم کے ساتھ ہمیشہ مقامی بزرگوں اور ذمہ داران کی رہنمائی کرتے رہے اور یہاں کے تعمیری منظر نامہ کو سبک رفتاری کے ساتھ آگے بڑھانے میں اپنا کردار احسن طریقے سے نبھاتے رہے، جس کے نتیجہ میں آج ہمارے سامنے سڑک، بجلی ہائر سیکنڈری کے علاوہ دیگر ایسے ہزاروں کام ہیں جنکا اخبار کے کالم میں تذکرہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے البتہ تاریخ میں آپ کی خدمات کو سنہری حروف سے تحریر کیا جائے گا۔

آپ نے جدید طرز تعلیم کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے علاقہ میں ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے کی ضرورت پر زور دیا یہاں تک کہ سال 2010ء میں اس دور افتادہ علاقہ میں بھی ایک جدید طرز تعلیم پر مبنی چشتی پبلک سکول کا قیام عمل میں آیا اور پہلی بار یہاں کے بچے JNV اور دیگر نامی گرامی سکولوں میں داخلہ لینے کے اہل ہو گئے ہیں جس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں کے بچے بھی قومی سطح کے امتحانات میں اپنا لوہا منوانے کے اہل ہو نگے۔

ارشاد صاحب ایک ماہر تعلیم اور ایک معروف سماجی کارکن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مصنف بھی ہیں۔ آپکی پہلی تصنیف سال 2011ء میں (سورۃ الرحمان کا شر منظوم ترجمانی) کی صورت میں شائع ہوئی جس پر ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ قلمکار منشور بانہالی نے آپکو حلقہ کھڑی کا HARBINGER قرار دیا۔ آپکی دوسری تصنیف (فرمان رسول ﷺ تہ عظمت نسوان) کی رسم رونمائی موصوف کی سبکدوشی کے موقعے پر سلام فاؤنڈیشن مہو کے اہتمام سے انجام پائی۔ جبکہ آپ کی تیسری کتاب (احوال قیامت) بہت جلد منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔

اللہ تعالی نے آپکو مذکورہ صفات کے علاوہ شیرین کلامی سے بھی نوازا ہے، چنانچہ COVID 19 میں آپ کی گائی ہوئی غزل۔

بیلہ آسہ لیکھت سمتس میلہ سپد ملاقات
فلحال باووفن سۓ پیٹھ باہمی حالات،

کافی وائرل ہوئی جس پر آپ کو کافی پزیرائی بھی حاصل ہوئی۔

۔آپ نے ترانہ مہو۔

(ول از گرھوا سی سیلس مہومنگت ماس اتہ چھے اتہ چھے ترا جہ بلن ۔۔۔اتہ غم ژلن اتہ غم ژلن۔۔۔) اور ترانہ کھڑی ۔۔۔

(ہے جان سے پیارا یہ مسکن یہ کھڑی ہمارا ارض وطن
ہم پھول ہیں اس کے یہ گلشن یہ کھڑی ہمارا ارض وطن)۔

لکھ کر یہاں کے تہذیبی اور فطری حسن و جمال کی بھرپور عکاسی کی ہے۔

موصوف کی سبکدوشی کے موقعے پر ہائر سیکنڈری سکول کھڑی میں منعقد کی گئی پر وقار تقریب کے موقعہ پر پرنسپل صاحب اور دیگر مقررین نے محکمہ تعلیم میں آپکی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کے تئیں اپنے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مقررین نے عمر کے اس سٹیج پر بھی آپکی تندرستی چستی، پھرتی اور خوبصورتی پر مدح سرائی کرتے ہوئے آپ کے خوبصورت وضع قطع اور باہمت تدریسی عمل پر خوشی اور اطمنان کا اظہار کیا۔

اس عہد ساز شخصیت کی خدمات صفحہ قرطاس پر بکھیرنے کے لئے اخبار کے کالم نہیں بلکہ منجھے ہوئے ادیب کی ایک ضخیم کتاب در کار ہے۔ البتہ قارئین کی تشنگی کو دیکھتے ہوئے میں نے سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی ایک حقیری کوشش کی ہے، ہائر سیکنڈری سکول کھڑی میں الوداعی تقریب کے اختتامی لمحات پر جب آپ سکولی بچوں سے ہاتھ ہلا کر رخصت ہو رہے تھے۔ تو مجھے بے ساختہ حسرت جے پوری کا یہ شعر یاد آیا کہ۔

ہم چھوڑ چلے ہیں محفل کو یاد آئے کبھی تو مت رونا
اس دل کو تسلی دے دینا گھبرائے کبھی تو مت رونا

اور جب میں یہ مضمون لکھنے بیٹھا تو جزبات خیالات پر حاوی ہوتے رہے اور ذہین میں یہ شعر گردش کر رہا تھا کہ۔۔۔۔

ورق ورق پر تیری عبارت، تیرا افسانہ تیری حکایت
کتاب ہستی جہاں سے کھولی تیری محبت کا باب پایا

7006092844

وضاحت: اِس شمارے میں شامل اشاعت، مضامین، تبصروں وغیرہ سے اِدارے کا کلی یا جُزوی طور متفق ہونا لازمی نہیں۔۔۔۔ اِدارہ
کالم نویس/قلمکار اپنے کالم/مراسلے lazawaljammu@gmail.com پر ارسال کریں